

محمد اسحاق بھٹی

فتاویٰ احمدیہ

گجرات (کاٹھیاواڑ) کا ایک فقہی مخطوطہ

(۲)

انڈیا آفس لائبریری کے نسخے

لندن کی انڈیا آفس لائبریری میں اس مخطوطہ کے تین نسخے ہیں، جن کے نمبر علی الترتیب ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱ ہیں۔ پہلا نسخہ خط نسخ میں ہے، جو اٹھارہویں صدی میں دہلی میں لکھا گیا۔ اس کے مختلف مقامات پر حواشی بھی ہیں۔ دوسرے نسخے کا سن کتابت ۱۸۲۲ء ہے۔ یہ خط نستعلیق میں ہے اور دہلی کا کتابت شدہ ہے۔ اس کے بعض مقامات پر حواشی ہیں اور کچھ صفحات ضائع ہو چکے ہیں۔ تیسرا نسخہ ۱۶۹۰ء کا مکتوبہ ہے۔ یہ بھی خط نستعلیق میں ہے اور اس کے بھی چند مقامات پر حواشی ہیں، جو مختلف ہاتھوں کے لکھے ہوئے ہیں اور بہت سے فقہی نکات پر مشتمل ہیں۔

نسخہ اول کے ذکر میں اس کا تعارف کرتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ یہ کتاب ابو الفتح رکن بن حسام الدین المفتی النکوری کی نویں صدی ہجری کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب اس نے اپنے بیٹے داؤد کی مدد سے مکمل کی۔ اس کی تالیف کا محرک قاضی حماد الدین احمد تھا، جو گجرات کے شہر نر والہ میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز تھا۔ کتاب کے مقدمہ میں ان بہت سی کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے، جن کی مدد سے یہ کتاب تالیف کی گئی۔ اس کے شروع میں کتاب الطہارۃ اور آخر میں کتاب الفرائض ہے۔

کتاب خانہ خدیویہ مصر

مصر کے کتاب خانہ خدیویہ میں اس کے دو نسخے ہیں اور ان کی کیفیت یہ ہے:

لے کیٹلاگ آف انڈیا آفس لائبریری جلد ۲، جز ۳ - صفحہ ۲۷۲ و ۲۷۳

یہ کتاب الشیخ ابوالفتح رکن بن حسام الناکوری کی تالیف ہے۔ اس کے آغاز میں شیخ موصوف کہتے ہیں کہ قاضی جمال الملہ والدین احمد بن قاضی اکرم نے مجھے اور میرے بیٹے علامہ داؤد کو عند الہی فتویٰ نویسی (الاقتضاء فی القضاء) کی خدمت سرانجام دینے پر مامور کیا۔ اس کے لیے ہم نے معتمد علیہ کتابوں کی درق گردانی کی اور ان سے وہ مسائل جمع کیے جو اس کتاب میں درج ہیں۔ کتب خانہ خدیوہ میں اس کے دو نسخے ہیں۔ ایک نسخہ مخطوط نسخ میں ہے اور اس کا کاتب ابراہیم بن محمد از نو طلی ہے۔ اس نے اس کی کتابت جمعرات کے دن ۳ ربیع الاول ۱۲۷۲ھ کو مکمل کی ہے۔

یہ کتاب ۱۲۴۱ھ میں ہندوستان میں طبع ہو چکی ہے۔
کیٹلاگ آف مانچسٹر

مانچسٹر لائبریری کے کیٹلاگ میں جو عربی سے متعلق ہے اور جس میں فقہی مخطوطات کا ذکر ہے، اس مخطوطہ کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے،

افتاویٰ الحمادیہ، فقہی مسائل کا مجموعہ ہے اور ابوالفتح رکن بن حسام الناکوری کی تالیف ہے، جو اس نے قاضی القضاۃ حماد جمال الدین احمد بن القاضی نعمان (متوفی ۵۸۰ھ) اور سولہویں صدی عیسوی کے حکم سے اپنے بیٹے مولانا داؤد کی معیت میں تالیف کیا۔ حماد کے حالات کا سوائے اس کے کچھ پتہ نہیں چلتا کہ وہ ایک قاضی تھا۔ یہ کتاب چونکہ اس کے حکم سے معرض تصنیف میں لائی گئی، اس لیے اسی کے نام سے منسوب کی گئی، اور اس کا نام فتاویٰ حمادیہ رکھا گیا۔ یہ کتاب اگرچہ (اس دور کی) جدید تالیف ہے، مگر ایک مستند حیثیت کی حامل ہے۔ ہوز کی ڈکشنری آف اسلام کے صفحہ ۲۹۰ پر اس کا ذکر ملتا ہے۔ اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

۱۷ فرست کتب خانہ خدیوہ مصر - جلد ۳ - ص ۸۸

۱۸ ایضاً اس کا مطبوعہ نسخہ ناپید ہے، اور اب اس کی حیثیت مخطوط کی ہے۔

۱۹ مقدمہ کتاب سے ظاہر ہے کہ قاضی حماد کے والد کا نام قاضی اکرم ہے۔ مصنف نے اس کے فقہی مرتبہ کے

اعتبار سے اسے "نعمان ثانی" لکھا ہے۔ اس سے کیٹلاگ کے مرتب کو شبہ ہوا کہ اس کا نام ہی نعمان ہے اور اس نے یہی لکھ دیا۔

۲۰ ہوز نے اسے جدید ترتیب شدہ اور مستند کتاب قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو ڈکشنری آف اسلام (ہوز)، ص ۲۹۰

الحمد لله الذي نوس قلوب الموحدین بنور التوحيد والايمان اما بعد
فقال العبد المذنب رحمه الله الرب البادي ابو الفتح ركن بن حسام الناكوسي اني
لما شرفت في بلدة نهر واله صانها الله عن الاهالة - بشرف مجلس من اسعد اهل
زمانه اعني قاضي القضاة القاضي حماد جمال الملة والدين احمد بن الامام
العامل نعمان وفوق في والي ابني العالم السني مولانا داود فلما
فرغنا عن جميع هذه المسائل الشريفة سميناها بكتاب الفتاوى الحمادي -

اس کا کتاب اس کی کتاب سے بدھ کے روز بعد از اشراق ۲۵ صفر ۱۱۲۹ھ (۶۱۷۱۲) کو فانیخ
ہوا اور اس نے اپنا نام اس طرح لکھا " احقر العباد جعفر بن مرحوم قاضی غلام ذیول "
اس مخطوط کے شروع اور آخر میں ایک مہر ہے جس میں " ۱۲۰۲/۶۱۷۸۹ھ بمبشراہ رسول
یاتی من بعد اسمہ احمد " اور " احمد بن محمد وریش " کے الفاظ کندہ ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان
کے بہترین خط نسخ میں لکھی ہوئی ہے۔ الفاظ صاف اور نمایاں ہیں اور نہایت آسانی سے
پڑھے جاتے ہیں۔
بانگی پور لائبریری

یہ کتاب بانگی پور لائبریری میں بھی موجود ہے اور اس کا نمبر ۷۲۳ ہے۔ بانگی پور لائبریری کے
کیٹلاگ میں اس کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے:
یہ فقہ کے موضوع سے متعلق ایک مشہور کتاب ہے، جس میں دوسرے زائد مستند کتابوں کا
حوالہ دیا گیا ہے۔ ان کتابوں کے نام مقدمہ میں دیے گئے ہیں۔ یہ کتاب گجرات کے قاضی القضاۃ
قاضی حماد الدین احمد بن قاضی اکرم کی ہدایت پر مرتب کی گئی۔

اس کے مؤلف ابو الفتح رکن بن حسام الدین المفتح الناکوسی مقدمہ کتاب میں کہتے ہیں کہ اس کا
بیٹا اس کتاب کی ترتیب میں اس کا معاون اور شریک رہا۔ یہ کام حماد کے حکم سے تکمیل پذیر ہوا۔
تاریخ و رجال کی کتابیں مؤلف کے حالات کے بارے میں خاموش ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ مؤلف

جن کتابوں کے حوالے دیتا ہے وہ چوتھی صدی ہجری سے لے کر آٹھویں صدی ہجری کے نصفِ اول تک کی تصنیفات ہیں۔ نویں صدی ہجری کی کسی مستند کتاب کا حوالہ نہیں دیتا۔ یہ چیز اس بات کی حمایت کرتی ہے کہ اس کتاب کا مصنف یا تو آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں یا نویں صدی ہجری کے شروع تک زندہ تھا۔ خزائنہ الروایات کا مصنف جو ۹۲۰ھ میں فوت ہوا، اپنی کتاب میں فتاویٰ حمادیہ کے حوالے دیتا ہے۔

یہ کتاب مکتبہ میں ۱۲۴۱ھ میں چھپ چکی ہے۔

بانی پور کا خطوطہ ناقص الآخر ہے، تاریخ کتابت درج نہیں۔ غالباً بارھویں صدی ہجری کا مکتوبہ ہے۔

رام پور لائبریری

فتاویٰ حمادیہ کے رام پور لائبریری میں وہ نسخے ہیں۔ اور اس کی فہرست کتب میں بتایا گیا ہے کہ اس کے مصنف کا نام مفتی رکن الدین ابوالفتح بن حسام الدین ناگوری ہے۔ ایک نسخہ کا نمبر ۳۶۲ ہے، جو خط نسخ میں ہے اور کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا تک ہے۔ یہ نسخہ ۵۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسرا نسخہ خط نستعلیق میں ہے اور کتاب الطہارۃ سے کتاب الفرائض تک ہے۔ اس کے صفحات ۷۱۰ ہیں اور نمبر ۳۶۳ ہے۔

کتب خانہ آصفیہ

حیدر آباد کن کے کتب خانہ آصفیہ میں بھی فتاویٰ حمادیہ موجود ہے اور وہاں کی قلمی کتابوں کی فہرست میں اس کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔

فتاویٰ حمادیہ ابوالفتح رکن الدین ابن حسام الدین مفتی ناگوری کی تصنیف ہے اور فقہ امام اعظمؒ کے نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے۔ کتاب کا آغاز الحمد للہ الذی نوسی قلوب الموحدين بنور التوحید والایمان الخ کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں اس کے چار نسخے ہیں، جن کے نمبر علی الترتیب ۱۸، ۱۹، ۱۰۵ اور ۱۰۶ ہیں۔ نسخہ نمبر ۱۸ بہت عمدہ خط نسخ میں ہے، سن تحریر اور نام کاتب مرقوم نہیں۔ البتہ ابتداء کے کتب میں اس کا سال خریداری ۱۲۵۹ھ لکھا ہے۔ یہ نسخہ غالباً

تیرھویں صدی ہجری کے شروع کا مکتوبہ ہے۔ کل ورق ۳۱۴ اور ہر صفحہ کی ۲۳ سطور ہیں۔
نسخہ نمبر ۱۹ آدھا خط نسخ میں ہے اور آدھا خط نستعلیق میں، مگر بظاہر ایک ہی شخص کا کتابت معلوم ہوتا ہے۔ یہ نسخہ ۱۰۸۴ھ کا مکتوبہ ہے۔ کاتب کا نام مرقوم نہیں۔ کل اوراق ۱۵۷ ہیں اور سطور فی صفحہ ۲۶۔

نسخہ نمبر ۱۰۵ خط نستعلیق میں ہے۔ نام کاتب اور سال کتابت درج نہیں۔ جملہ اوراق ۲۴۴ ہیں اور سطور فی صفحہ ۲۵۔

نسخہ ۱۰۶ ابھی خط نستعلیق میں ہے۔ نام کاتب و سال تحریر مکتوب نہیں۔ البتہ "قاضی معین الدین" کے نام کی مہر کتاب کے وسط اور آخر میں ثبت ہے۔ ورق اول پر سال خرید ۱۲۰۷ھ مرقوم ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ گیارھویں صدی کے وسط کا کتابت شدہ ہے۔ اس کے اوراق ۴۰۰ ہیں اور سطور فی صفحہ ۱۷ ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان میں پھیل چکی ہے۔

فتاویٰ حمادیہ کا ذکر ڈاکٹر زبیر احمد نے بھی کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "الفتاویٰ الحمادیہ، ناگور کے مفتی ابوالفتح رکن بن حسام الدین نے اپنے صاحبزادے کی مدد سے اس زمانے میں مرتب کیا، جبکہ وہ نہروالہ (گجرات) میں مقیم تھے۔ یہ قاضی حماد الدین بن قاضی اکرم کا دور تھا۔ یہ کتاب انہی کی فرمائش پر لکھی گئی اور انہی کے نام سے منسوب کی گئی۔ اس کے علاوہ مصنف اور اس کے سرپرست کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔"

اس کتاب میں جن کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب آٹھویں صدی ہجری کے آخر یا نویں صدی ہجری کے شروع میں معرض تصنیف میں لائی گئی۔ مصنف نے ان کتابوں کی بہت تفصیلی فہرست دی ہے، جن سے اس نے کتاب مرتب کرنے میں مدد لی ہے۔ کتاب قابل اعتماد ہے اور فتاویٰ عالمگیری میں اس کے حوالے دیے گئے ہیں۔ اس کی ترتیب وہی ہے جو اس نوعیت کی دوسری کتابوں کی ہے۔

۹۹ فہرست مشروح بعض کتب نفیسہ قلیہ (مصدوم) مخزنہ کتب خانہ اصفیہ (حیدرآباد دکن)، ص ۱۳۲ و ۱۳۳

۱۰۰ کنز الایضاح و آفتاب پاکستان و عربک لکڑی پور ص ۷۰ و ۷۱

فتاویٰ کا مصنف

فتاویٰ حمادیہ نویں صدی ہجری میں لکھا گیا۔ افسوس ہے، اس کے مصنف مفتی رکن الدین ناگوری ان کے بیٹے اور معاون، مفتی داؤد بن رکن الدین ناگوری، قاضی القضاۃ حماد الدین گجراتی (جن کی طرف یہ فتاویٰ منسوب ہے) اور ان کے والد قاضی محمد اکرم گجراتی کے حالات، اس سے زیادہ نہیں معلوم ہو سکے کہ یہ نویں صدی ہجری کے اعیان و علما سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا شمار ہندوستان کے طبقہ تاسعہ کے علما و فقہاء میں ہوتا ہے۔ نرہنتہ الخواطر میں ان کا ذکر اسی زمرہ میں کیا گیا ہے۔ پھر یہ ذکر تفصیلی نہیں ہے بلکہ وہی کچھ ہے جو فتاویٰ کے مقدمہ سے مستفاد ہوتا ہے۔ چنانچہ مصنف فتاویٰ کے بارے میں مرقوم ہے

”الشیخ عالم کبیر، علامہ مفتی رکن الدین۔ حنفی ناگوری کا شمار اونچے درجہ کے فقہاء میں ہوتا ہے۔ فقہ و اصول میں ان کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ یہ گجرات کے ایک شہر نروالہ میں مفتی تھے۔ ان کی تصنیف فتاویٰ حمادیہ ہے، جو ایک ضخیم کتاب ہے۔ یہ کتاب انھوں نے قاضی حماد الدین بن محمد اکرم گجراتی کے حکم سے تصنیف کی اور اس سلسلے میں تفسیر، حدیث، فقہ اور اصول کی دو سو چار کتابوں سے استفادہ کیا اور ان سے مسائل فقہی بیان کیے۔ اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

الحمد لله الذي نود قلوب العارفين بنود التوحيد والايان الخ

قاضی حماد الدین گجراتی

پہلے بتایا گیا ہے کہ یہ کتاب قاضی القضاۃ حماد الدین گجراتی کی طرف منسوب ہے۔ ان کے بارے میں صاحب نرہنتہ الخواطر فرماتے ہیں:

قاضی حماد الدین بن محمد اکرم حنفی گجراتی عالم و فقیہ تھے اور اپنے دور کے مشہور فضلا میں سے گردانے جاتے تھے۔ نروالہ میں قاضی القضاۃ کے منصب جلیلہ پر متمکن تھے۔ مفتی رکن الدین ناگوری نے ان کے حکم سے فتاویٰ حمادیہ تصنیف فرمایا۔ مصنف نے ابتدائے کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے اور ان کی علمی و دسترس اور فضل و کمال کی بڑی تعریف کی ہے۔

مصنف کے معاون

فتاویٰ حمادیہ کی تصنیف میں مصنف کے لیے مفتی داؤد بن رکن الدین ناگوری نے ان کی امداد کی (اور جیسا کہ مقدمہ کتاب سے ظاہر ہے) ان کی معاونت سے یہ کتاب معروض تصنیف میں آئی۔ مفتی داؤد کے بارے میں مولانا عبدالحی حسنی صاحب زمرہ الخواطر لکھتے ہیں:

”شیخ مفتی داؤد بن رکن الدین بن حسام الدین حنفی ناگوری عظیم المرتبت عالم تھے اور فقہ و اصول میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ بلادِ گجرات کے ایک شہر نر والہ میں مسندِ افتا پر فائز تھے۔ فتاویٰ حمادیہ کی تدوین و ترتیب میں (جیسا کہ آغاز کتاب میں ان کے والد نے صراحت کی ہے) انھوں نے اپنے والد مفتی رکن الدین ناگوری کی اعانت فرمائی۔“

قاضی محمد اکرم گجراتی

یہ قاضی حماد کے والد تھے۔ مولانا عبدالحی نے ان کا ذکر بھی کیا ہے۔ لکھتے ہیں: قاضی محمد اکرم حنفی گجراتی بڑے علم و فضل کے حامل تھے اور ان علما میں سے تھے جن کو فقہ و اصول میں خاص درجہ حاصل تھا۔ یہ شہر نر والہ میں قاضی القضاۃ تھے۔ مفتی رکن الدین ناگوری نے اپنی تصنیف فتاویٰ حمادیہ کے دیباچہ میں ان کی بہت تعریف کی ہے اور امام، عالم، نعمان ثانی اور ناقد العقول والمنقول وغیرہ بہترین القاب کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا ہے۔

مسلم ثقافت ہندوستان میں

مولانا عبدالحی مجید سالک

اس کتاب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مسلمانوں نے ہر عظیم پاک و ہند کو گزشتہ ایک ہزار سال کی مدت میں کن برکات سے آشنا کیا اور اس قدیم ملک کی تہذیب و ثقافت پر کتنا وسیع اور گہرا اثر ڈالا۔ قیمت ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ: ادارہ ثقافت اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور